بدھ
31- مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 120 | بدھ - یکم محرم - 1416ھ ' 31 ہجرت 1374ہش ' 31 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کیلئے اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے

یاد رکھو کہ دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔ یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۷)

نکاح

○ مکرم فصیح الدین صاحب ابن مکرم رشید الدین صاحب کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ طاہرہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک مشتاق احمد صاحب ۹۵-۵-۱۶ کو پرنس ہال لاہور میں منعقد ہوئی اور ۹۵-۵-۱۷ کو پرنس ہال ہی میں دعوت ولیمہ ہوئی اس موقع پر مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولپور نے دعا کرائی۔ عزیز فصیح الدین صاحب مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

ولادت

○ مکرم سید اقبال احمد شاہ صاحب کینیڈا ابن مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶- اپریل ۱۹۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سید مبشر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم خالد سیف اللہ صاحب اسٹیشن مینیجر پی آئی اے جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم کیپٹن ملک شیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹- گوربخش پورہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین ۲۶- مئی ۱۹۹۵ء صبح سوا چار بجے وفات گئے۔ ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ اسی روز ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ بیت مبارک میں عصر کے بعد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مایوسی خطرناک چیز ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مایوسی سے انسان کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور مایوسی ایک خطرناک چیز ہے۔ اس کے برے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے شک اور وہم پیدا ہوتا ہے۔ آج بھی جس مضمون کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ بھی مایوسی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ترک عمل ہے۔ کام چھوڑنا۔ ہمت ہارنا۔ مایوسی سے ہی ہوتا ہے۔ کئی کمزوریاں اور کمیاں ہوتی ہیں۔ دینی۔ دنیوی۔ اخلاقی روحانی۔ مگر ان کا اکثر باعث اور خطرناک نتیجہ پیدا کرنے والی ناامیدی اور مایوسی ہوتی ہے۔ جب ناامید ہو جاتا ہے۔ تو وہ سوال کرتا ہے جب اس کے کامیاب ہونے کی صورت ہی نہیں۔ تو پھر اسے کام جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں اس کا دل صاف طور پر جواب دے دیتا ہے کہ جب میرے لئے امید ہی نہیں تو پھر کام جاری رکھنا لاحاصل ہے۔ اگر کامیابی کا شائبہ بھی ہوتا ہے تو ایک انسان کام کرنا ترک نہیں کرتا۔ کوئی نہیں۔ جو یہ کوشش کرے کہ خدا بن جاؤں یا ملک بن جاؤں۔ یا میں آسمان پر اسی زندگی میں چڑھ جاؤں' کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ اس کے متعلق کوشش بھی نہیں کرتا۔ مایوسی اسی کا نام ہے کہ انسان سمجھ لے کہ فلاں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ مایوسی اور کسی کام کو ناممکن سمجھنے میں کچھ فرق ہے۔ مایوسی اس امر کے متعلق کہتے ہیں جو ایک شخص کو اپنی ذات کے متعلق ہو۔ ایک شخص جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ فتح دنیا میں لوگ حاصل کرتے ہیں۔ مگر وہ خیال کرتا ہے کہ باوجودیکہ فتح لوگوں کو حاصل ہوا کرتی ہے۔ میرے لئے فتح ناممکن ہے۔ یہ خیال اس کا مایوسی ہے' لیکن ایک ناممکن سب جہان سے تعلق رکھتا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ کوئی ہو۔ اس کے متعلق بلا استثناء یہ قاعدہ ہو کہ وہ نہیں کر سکتا۔ گو بعض چیزیں غلطی سے ناممکن خیال کی جاتی ہیں اور بعض واقعہ میں ناممکن ہوتی ہیں۔ اور بہت سے کسی چیز کی تعریف نہ سمجھنے کی وجہ سے کسی چیز کے ملنے یا ملنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

(از خطبہ ۹- جولائی ۱۹۲۰ء)

جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31- ہجرت ۱۳۷۴ ہش   31 ۔ مئی ۱۹۹۵ء

تکبّر ۔ غصّہ اور حسد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :۔

"یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے۔ بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ تکبر کئی طرح کا ہوتا ہے۔ کبھی دولت کے سبب سے۔ کبھی علم کے سبب سے۔ کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے۔ اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ کبھی ان پر غور نہیں کرتا۔ اور نہ فکر کرتا ہے۔ انہی بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔ جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گذرتا ہے۔ اور گالی وغیرہ کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسا ہی ایک حسد ہے۔ کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا ہے اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا"......

اس مختصر سے ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ہماری توجہ تین باتوں کی طرف دلائی ہے۔ سب سے پہلے تکبر اور بتایا ہے کہ تکبر کس کس طرح پر کیا جاتا ہے۔ اور انسان کس طرح تکبر کی وجہ سے نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور اگر ہم غور کریں تو بعض اوقات تکبر کو ہم اپنا حق سمجھتے ہیں حالانکہ جو بات نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا حق کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ تو ہماری خامی ہے۔ وہ تو ہمارے دل کی برائی ہے۔ جسے نوچ کر پھینک دینا چاہئے۔

پس اگر کسی کے پاس دولت ہے۔ علم ہے۔ حسن ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی ذات بڑی اعلیٰ ہے۔ تو اسے محتاط ہو جانا چاہئے کہ یہ باتیں تکبر پیدا کرتی ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی گئی ہے۔ وہ غصہ ہے۔ عام طور پر غصہ کی حالت گذر جانے کے بعد ہم بڑے آرام سے کہتے ہیں کہ بس مجھے ذرا سا غصہ آگیا تھا۔ حالانکہ حضرت صاحب نے ایسے غصہ کو بداخلاقی میں شمار کیا ہے۔ اور بداخلاقی بھی ایسی جو بڑھتے بڑھتے انسان کو دیوانگی کی حالت تک پہنچا دیتی ہے۔ اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ اگر غصے کو بداخلاقی مان لیں اور اسی طرح اسے پہچان لیں۔ تو یقیناً ہم کوشش کر کے غصہ سے پرہیز کریں گے۔

تیسری بات جس کی طرف توجہ دلائی ہے وہ حسد ہے۔ یعنی کسی کی اچھی حالت کو دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کی حالت تو اچھی نہ رہے ہم اچھے ہو جائیں۔ کسی کے مال و دولت کو دیکھ کر یہ کہنا کہ اس کے پاس تو مال و دولت نہ رہے ہمارے پاس آجائے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص اس طرح سوچتا ہے وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے اور در حقیقت کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پس اس سے بھی ہمیں ہر حال میں بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تینوں بدیوں سے اور بداخلاقیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تم کوئی قدغن لگاؤ میری ہر تحریر پر
توڑ سکتے ہو تو تم میرے قلم کو توڑ دو
انگلیوں کو میں ڈبوتا ہی رہوں گا خون میں
تم یہی کہتے رہو یہ چھوڑ دو، وہ چھوڑ دو

ابوالاقبال

○

محبت جب رہینِ گردشِ حالات ہوتی ہے
زمانے بھر کی ہر شے باعثِ آفات ہوتی ہے

بجا بالکل بجا تم عیش و عشرت پہ رہو نازاں
ہماری بھی بہر صورت گذر اوقات ہوتی ہے

بظاہر اہلِ دنیا کو بھی اطمینان ہے حاصل
خدا والوں کی لیکن اور ہی کچھ بات ہوتی ہے

خِرد اندھی خِرد طوفاں اٹھا دیتی ہے تہمت کا
جنونِ عشق کی جب بھی ذرا سی بات ہوتی ہے

جھپٹ پڑتے ہیں جب انساں درندے مجھ پہ وحشت سے
مِرے دل کا سہارا بس تمہاری ذات ہوتی ہے

ہمیشہ آخرِ شب اک جھڑی لگتی ہے اشکوں کی
مَیں حیراں ہوں کہ ایسی بھی کہیں برسات ہوتی ہے

دلِ محزوں بہت ناچیز سا تحفہ سہی لیکن
رہ و رسمِ محبت میں یہی سوغات ہوتی ہے

میسر خم کے خم، مائل بالطاف و کرم ساقی
نہ ہم پیتے ہوں جب ایسی بھلا کب رات ہوتی ہے

مِرے پاس آؤ تم کو بھی ذرا اندازہ ہو جائے
کہ اہلِ درد کی کیوں کر بسر اوقات ہوتی ہے

کچھ اس حد تک نسیم احساسات کھو بیٹھا ہوں مَیں اب تو
نہ دن بنتے ہیں راتوں سے نہ دن سے رات ہوتی ہے

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استحکام پاکستان

بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے مربیان نے پاکستان دشمن لوگوں کی دھمکیوں کے باوجود پاکستان کے قیام کی وجوہات بیان کرنے کے لئے اور اس کے استحکام کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ ان دھمکیوں میں سے ایک درج ذیل ہے۔

SEPTEMBER 22, 1948 W. A. Pilot 22.9.48

AND THOU TOO A. M. NASEEM SAIFI OF THE AHMADIYYA?

(14)

If at any time you do not take our words into serious advisement, and you poke your nose into our politics by your silly incitements, we shall stop at nothing to spare you the regret of doing so.

MAY ALMIGHTY ALLAH KEEP YOU

By ANTI-PAKISTAN FASH

نائیجیریا کے اخبارات میں پاکستان اور نظریہ پاکستان کے خلاف جو مضامین، خبریں اور اداریے شائع ہوئے اور ان کا میری طرف سے دیا گیا جواب ایک کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب میں نظریہ پاکستان اور پاکستان کے خلاف لکھنے والوں کے مضامین اور اداریے بھی ہیں اور ان کے جواب میں میرے لکھے ہوئے مضامین بھی۔ یہ معاملہ خاصی دیر تک جاری رہا۔ اس دوران وہاں کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی این۔ سی۔ این۔ سی۔ کے بعض نوجوانوں نے اپنا ایک ونگ اینٹی پاکستان بنا لیا۔ اس ونگ میں عوام الناس بھی تھے اور بعض چیف بھی۔ ایک مضمون جو اینٹی پاکستان فاش (فاش فاشولے کا مخفف ہے۔ اور یہ فاشولا ایک چیف تھے) نے ویسٹ افریقن پائلٹ کے ۲۲۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کے شمارے میں اس عنوان سے شائع کیا تھا۔

"اور تم بھی مولوی نسیم سیفی آف احمدیہ"

اس میں مضمون کا ایک فقرہ پہلے لکھ کر اس کے آگے لکھا گیا تھا "اللہ آپ کی حفاظت کرے" (یہ طنزیہ بات تھی) پھر اینٹی پاکستان فاش نے لکھا کہ جو نامرغوب کردار نسیم سیفی ادا کر رہا ہے۔ اور اس کا یہ کردار ادا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم بہت نرم دل ہیں اور ایسے جیسے ہماری ریڑھ کی ہڈی نہ ہو اور کردار ہمارے سیاسی حلقوں میں ادا کیا جا رہا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اپنا ابتدائی فریضہ پہلے ادا کر لوں یعنی اسے اس بات سے مطلع کروں کہ گذشتہ بارہ روز سے ہم جو کہ اینٹی پاکستانزم موومنٹ کے اراکین ہیں اس بات کی توقع رکھتے رہے ہیں اور شدت کے ساتھ ہمیں اس بات کی توقع تھی ان مضامین کی جن کے متعلق ہمیں پتہ چلا تھا کہ اخباروں میں شائع ہونے والے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری موومنٹ کے بعض لوگ جو سیاست اور جرنلزم کے متعلق گفتگو کرتے تھے۔ مجھے بتایا کرتے تھے کہ جہاں تک روپے کا تعلق ہے وہ اس شخص کو مضمون لکھوانے کے لئے نہیں دیا جا رہا۔ ان کے خیال میں کوئی شخص اتنا گر نہیں سکتا کہ اس طرح کے مضامین جو سیاسی بلوغت اور صحافت کی ثقہ پن کے خلاف ہوں۔ نہیں لکھ سکتا۔ ہم اس بات کا اعتراف کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر حالات کی تشخیص کی جائے تو ہمیں نسیم سیفی کو پریشان نہیں کرنا چاہئے۔ نہ ہی اس کی رپورٹنگ کو برا بھلا کہنا چاہئے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ اس صداقت کا اندازہ لگائے کہ ہم اس کے مضامین سے دل برداشتہ ہوئے۔ ہمیں پہلے ہی سے علم تھا کہ وہ ایسے مضامین لکھے گا اور ہم اس کے مضامین کا اس طرح جواب دیں گے کہ اسے ایک سبق سکھا دیا جائے۔ اگر سیفی باوجود اس کے کہ وہ ایک گریجوایٹ ہے اس بات کو نہیں سمجھتا یا جہالت کے جوہڑ میں اپنے آپ کو گرا دیتا ہے کہ پاکستان کا لفظ سیاسی اور نفسیاتی طور پر کیا اثر پیدا کرتا ہے۔ میں فوری طور پر اسے یہ سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن قبل اس کے کہ اس سلسلے میں میں اپنی بات شروع کروں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ میں خدا کے نام پر نسیم سے اپیل کروں کہ وہ اپنے سیفی پن کو بدلے۔ اس میں تعصب ہے۔ چاہیے کہ وہ سیفی کے لفظ کو سنجیدگی کے ساتھ استعمال کرے۔ ہم اس وسیع علاقے یعنی نائیجیریا اور کیمرونز میں پاکستان کا لفظ ہتک آمیز طریق پر استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں پاکستانی ریاست سے دشمنی ہے بلکہ اس لئے کہ ہم اس قسم کی آزادی حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ جیسی کہ ہندوستان نے آزادی حاصل کی ہے۔ یعنی قتل و غارت سے۔ نفسیاتی طور پر ہم اس روح کے خلاف ہیں جس کے پیش نظر پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم جناح کی لیڈر شپ سے ایک شمہ بھر بھی متاثر نہیں ہیں۔ جناح جو پاکستان کے قائم کرنے والے تھے۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے خیالات غلط ہیں تو درج ذیل سوالات کا جواب دو۔ نسیم سیفی! کتنی تاریں جناح کی وفات پر پاکستان بھیجی گئی تھیں۔ جناح جو تمہارے معزز لیڈر ہیں جب وہ فوت ہوئے۔ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ نائیجیریا میں تقریباً ہر شخص کو گاندھی کی وفات کا افسوس ہوا تھا۔ اور کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ نائیجیریا کی مختلف تنظیموں نے گاندھی کی وفات پر تاریں بھیجی تھیں۔ گاندھی جو ہندوستان کی عظیم روح تھے۔ بلکہ جب میں نے یہ خبر سنی کہ گاندھی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تو مجھے انتہائی تکلیف پہنچی۔ یہ باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ گاندھی کی روح جو ہندوستان میں اتحاد و اتفاق چاہتی تھی وہ ایک مینارہ نور ہے۔ جس کی پیروی کرنی چاہئے۔ چونکہ ایک آدمی میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو صاحب اقتدار بنائے لوگوں کی ایک تنظیم کو عجیب عجیب باتوں کی طرف مائل کر دیا گیا تھا۔ اکثر نائیجیرین لوگوں کو اس بات سے صدمہ پہنچا تھا کہ ہندوستان کا سیاسی قتل ہونے والا ہے۔ تاکہ ایک پاکستانی ریاست وجود میں آسکے۔ لیکن پاکستان کس طرح وجود میں آگیا۔ کیا اس کی یہ وجوہات نہیں ہیں۔ دوسروں کے تسلط کا خطرہ۔ مسلمان اس غلط راہ پر چلا دئے گئے تھے کہ جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے وہ زیادہ لکھے پڑھے ہیں۔ اس لئے وہ اقتدار پر قبضہ جمائے رکھیں گے۔ گاندھی جی پر بطور ہندو کے حملہ کیا گیا اور کانگریس کو اس بات کا ملزم گردانا جاتا تھا کہ اس میں زیادہ تعداد میں مسلمانوں کی نمائندگی نہیں ہے۔ اور اس لئے کانگریس پر حملے کئے جاتے تھے۔ چنانچہ مسلمان کانگریس سے الگ ہونے لگے۔ کانگریس سے باہر ایک سیاسی تنظیم جسے مسلم نیشنل کانگریس کہا جاتا تھا۔ مسلمانوں کی شمولیت کے لئے بنائی گئی۔ اس کا یہ مقصد بھی تھا کہ انہیں ازمنہ گذشتہ کا شاندار سنہرا دور یاد کرایا جائے۔ اب ان باتوں کو نائیجیریا کے موجودہ حالات کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھئے۔ نوآبادیاتی خطرہ۔ یوروبا جو اس وقت اتنے زیادہ آگے نہیں ہیں ایبو ہمیشہ ان پر اقتدار جمائے رکھیں گے زک پر بطور ایبو کے حملہ کیا جاتا ہے این۔ سی۔ این سی۔ کی مذمت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس میں لکھے پڑھے اونچے طبقے کے یوروبا لوگ شامل نہیں ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ یوروبا لوگوں کو این۔ سی۔ این سی۔ سے دور رکھا جائے۔

این۔ سی۔ این۔ سی۔ جو ایک سیاسی تنظیم ہے اس کے بغیر اس کے علاوہ ایگبے اومو اوڈوڈوا اس لئے تشکیل دی گئی ہے کہ اس میں یوروبا لوگ شامل ہوں اور انہیں ازمنہ گذشتہ کے سنہرے دور کی یاد دلائی جائے۔ اگر درج بالا حقائق کو سامنے رکھا جائے تو دونوں باتیں ایک جیسی لگتی ہیں۔ کیا ہم اس بات کے کہنے یا کرنے میں غلط ہیں کہ اوڈوڈوا ازم جو ہے وہ پاکستان ازم کا مترادف ہے۔ اگر سیفی کی سوچنے کی طاقت تعصب کی وجہ سے دھندلی نہیں پڑ گئی تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیوں اس بات کو نہیں سمجھتا کہ نائیجیریا کی کیا کیفیت ہے۔

کیا یہ ہراڈولف ہٹلر نہیں تھے جو چھوٹی قوموں سے نفرت کرتے تھے۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ صرف سات لاکھ انسانوں کے لئے آزادی اور اقتدار کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ آج یہ عجیب بات سامنے آرہی ہے کہ اتنی چھوٹی چھوٹی تعداد کے لوگ بھی زندگی کے امکانات کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جرمن ریش بھی بہت چھوٹی ہے۔ اسے ضرورت ہے نوآبادیات کی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ریاست جو ایک صوبے کے برابر ہو وہ کامیابی سے چلائی جا سکے مندرجہ بالا باتیں ہراڈولف ہٹلر نے کہی تھیں۔ ان کا تعلق عالمی تعلقات سے ہے۔ کیا نائیجیریا میں ایک یوروبا ریاست کے تصور کے خلاف کام کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔ پاکستان میں ساٹھ ملین لوگ موجود ہیں جبکہ یوروبا کے علاقہ میں ۶ ملین ہیں ہم نائیجیریا کے متعلق یہی کچھ سوچ سکتے ہیں کہ ایک ملک ہو گا اس کا ایک دستور ہو گا۔ اس کی ایک قسمت ہو گی۔ لیکن ہمارا یہ خیال ہمیں اس بات سے نہیں روکتا کہ ہم ایک یونائیٹڈ سٹیٹس آف ویسٹ افریقہ بنائیں۔ یا ویسٹ افریقن سوشلسٹ یونین بنالیں۔

اس شخص پر افسوس آتا ہے جو یوروبا ڈومینین بنانے کی سوچ رہا ہو۔ اس شخص پر افسوس آتا ہے کہ جو نائیجیریا کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا چاہتا ہو۔ اس شخص پر افسوس آتا ہے جو اپنے مفادات کے لئے ہماری سیاست میں کام کر رہا ہو۔ اس شخص پر افسوس آتا ہے جو مغربی افریقہ کے اتحاد کے نظریہ کے خلاف سوچتا ہے۔ اس شخص پر افسوس آتا ہے جو آزادی تو چاہتا ہے لیکن اس وقت جب وہ اپنی قبر میں جا چکا ہو۔

اب میں سیفی کے مضمون کے سب سے مذموم حصے کی طرف آتا ہوں۔ اور وہ حصہ نائیجیریا میں مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ میں اس پر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ سیفی صحیح سوچ رکھنے والے مسلمانوں کو ایک انچ بھی ہلا سکتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسے اس بات کی سمجھ آجائے کہ وہ کس طرح میری انڈریو کھیلتے ہیں۔ اگر سیفی یہ سمجھتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو مشتعل کر سکتا ہے تو یہ بات اسے اپنے آپ کو دھوکا دینے والی ہے۔ اگر وہ بعض دوسرے لوگوں کی بات کرتا ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ میں اسے بتاؤں کہ وہ جہالت میں اپنا وقت صرف کر رہا ہے۔ اور اس کا مقصد کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر سیفی کے مضامین نائیجیریا کے مسلمانوں کو مشتعل کر سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا یہ خیال ایک خواہش تو ہو سکتی ہے توقع نہیں۔ میں یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتا کہ وہ اوڈوڈوا لوگوں پر کیا تاثر چھوڑتا ہے۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنا لیڈر منتخب کرنا چاہئے۔ میں حیران ہوں کہ کیا کوئی اور بات بھی کہی جا سکتی ہے اس قسم کی اس کے خلاف اپونگ بون مین۔ کیونکہ اوڈاڈوا کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

یہ تو آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ تھا تو ٹائیفائڈ کا بخار لیکن ملیریا سمجھ کر علاج ہو تا رہا۔ جس سے ملیریا بگڑ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ملیریا کی صحیح تشخیص کچھ ایسی آسان نہیں ہے۔ یہ بخار دنیا کے گرم ترین علاقوں میں زیادہ ہو تا ہے اور کہتے ہیں کہ افریقہ میں ہر سال اس بخار سے ۲۰ لاکھ بچے مر جاتے ہیں۔ ابھی تک اس کا کوئی حتمی علاج بھی معلوم نہیں ہو سکا اور اس کے لئے ٹیکہ بھی تیار نہیں کیا جا سکا۔ اب سائنس دان اس کوشش میں ہیں کہ ملیریا کے لئے ایسا ٹیکہ ایجاد کیا جا سکے جو اس بیماری پر قابو پا لے۔ اگرچہ انہیں اس بات کا بھی شدت سے احساس ہے کہ ملیریا پر قابو پانا نہایت مشکل ہے۔ بیماری لگ اتنی آسانی سے جاتی ہے کہ ایک مچھر کاٹتا ہے اور اس کے بعد بیماری کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ علامات سامنے آنے کے باوجود بعض اوقات اس کی طرف توجہ کم پیدا ہوتی ہے۔ سرکردہ سائنس دان ڈاکٹر ہل اس سلسلے میں سب سے زیادہ کام کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خون میں تیرنے والے جراثیم کے خلاف طریقے تو موجود ہیں لیکن مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ یہ طریقے ملیریا کے جراثیم پر زیادہ اثر نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جسم از خود جو مدافعتی مادہ پیدا کرتا ہے وہ بھی ملیریا کے مقابلہ میں زیادہ موثر ثابت نہیں ہوتا۔

ہوتا یہ ہے کہ ملیریا کے جراثیم خون میں شامل ہو کر تاکسن پیدا کرتے ہیں۔ یہ ایک ہفتے تک جگر میں پلتے رہتے ہیں اور اس دوران ان کے وجود کا قطعاً احساس تک نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر ہل نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سائنس دانوں کو اسی مرحلے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ یعنی جب یہ جراثیم جگر میں پل رہے ہوں وہیں پر ان کا خاتمہ کیا جانا چاہئے۔ وہیں پر خون کے سفید ذروں کو معمول سے زیادہ حرکت میں لایا جائے تو ملیریا کے جراثیم کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ اندر کا نظام کم از کم اتنا تو کرتا ہے کہ باہر سے آئے ہوئے جراثیم کو پہچان لیتا ہے اور جس خلیے پر اثر انداز ہوتا ہے اسے مار ڈالتا ہے۔

جس وقت جراثیم جگر میں پل رہے ہوتے ہیں اس وقت خون کے سفید ذرے انہیں پہچان سکتے ہیں۔ اور دراصل ان جراثیم کو پہچان لینا ہی علاج کا آغاز کہلا سکتا ہے۔ ملیریا کے جراثیم کو نشانہ وہیں بنانا چاہئے۔ اب ڈاکٹروں نے یہ کچھ بھی کر لیا ہے کہ ان جراثیم کے اس حصے کو الگ کر لیا ہے جسے خاص طور پر خون کے سفید ذرے پہچان سکتے ہیں۔ اور جراثیم کے اسی حصے کو لے کر ڈاکٹر ہل ٹیکہ بنانے میں مصروف ہیں یہ ٹیکہ خون کے سفید ذروں کو تربیت دے گا تاکہ ملیریا کے جراثیم کو فوری طور پر پہچان سکیں اور ان کا خاتمہ کر سکیں۔

ایک اور مشکل جس کا سائنس دان کھل کر ذکر کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ملیریا کے جراثیم اپنی شکلیں بدلتے رہتے ہیں یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے کہ بہروپیا کو پہنچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ جراثیم بھی بعض اوقات بہروپیا بن جاتے ہیں۔ پہلے کچھ اور شکل ہوتی ہے پھر کچھ اور شکل بنا لیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان میں یہ قوت بھی موجود ہے کہ علاج کے لئے جو دوا عام طور پر استعمال کی جائے اس کے خلاف مدافعت پیدا کر لیتے ہیں۔ سائنس دان ان جراثیم کے ان حصوں کی تلاش میں ہیں جو ایک جیسے رہتے ہیں اور اسی لئے ہمیشہ پہچانے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ علاج کا اصل آغاز اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ جراثیم کو پہچان لیا جائے۔ اگر وہ ان حصوں کی تلاش میں کامیاب ہو گئے تو ٹیکہ بنانے میں آسانی رہے گی اور یہ ٹیکہ ملیریا کے جراثیم کو انسان کے جسم میں ختم کرنے میں مدد دے گا۔ خدا کرے کہ ہم ایسا ٹیکہ جلد بنا سکیں۔ کیونکہ جب یہ سنا جاتا ہے کہ افریقہ میں ہر سال ۲۰ لاکھ بچے ملیریا سے مر جاتے ہیں تو دل مسوس کر رہ جاتا ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں بھی ملیریا خاصی مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ دفاتر میں ملیریا سے بیمار ہونے والوں کی وجہ سے کام پر اثر پڑتا ہے اور ویسے بھی معاشرے میں ایسے لوگ جو ملیریا کے مریض ہوتے ہیں ان سے اس لئے ہمدردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ بخار جلدی اترتا بھی نہیں اور اس کی پیچیدگیاں بھی تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذّت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

HEAR AND SEE

If all the sounds and all the scenes
That I could hear and I could see
with deafly ears and dimly eyes
Could have a lasting print on me

I think that I would change a lot
And find a world of wondrous deeds
With new and fresh and fragrant themes
From whom the joy of life proceeds

Whate'er is there is sane and wise
'Tis all for us to heed and know
Whene'er we like to gain, we do
Whene'er we don't, we kick and throw

The grace of Gracious God abounds
To let us pick and choose and get
'Tis we who ought to show the zeal
That heart and mind and soul are set

To soar aloft or sink and drown
To move and tread the path of pure
Whate'er the vice that comes our way
We ought to take a stand, endure

To hear and see is guide of guides
And leads the men to where they want
'Tis we who ought to plead and pledge
Whate'er is bad and wrong, we shan't

SONGS OF THE SOUL

سنو اور دیکھو

اگر تمام آوازیں اور تمام مناظر
جنہیں میں سن سکتا ہوں اور جنہیں میں دیکھ سکتا ہوں
اپنے بہرے کانوں سے اور دھندلائی ہوئی آنکھوں سے
یہ سب چیزیں مجھ پر ہمیشہ کے لئے ایک نقش ثبت کر سکتی ہیں
تو میں سوچتا ہوں کہ میں خاصا اپنے آپ کو بدل سکتا ہوں
اور بہت عجیب افعال کی دنیا پا سکتا ہوں
نئے اور تازہ معطر مضامین کے ساتھ
جن سے زندگی کی خوشیاں پھوٹ کر نکلتی ہیں
جو کچھ بھی موجود ہے وہ عقلمند اور ہوشمند ہے
صرف ضرورت اس بات کی ہے
کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں
اور اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں
جب بھی ہم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں
ہم کر سکتے ہیں
اور جب ہم حاصل نہیں کرنا چاہتے تو انہیں ٹھکرا دیتے ہیں
انتہائی فضل کرنے والے خدا کا فضل ہر جگہ ملتا ہے
اور یہ ہمیں موقعہ دیتا ہے
کہ ہم جو چاہیں اس کا انتخاب کریں
یہ ہمارا کام ہے کہ ہم جذبے کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیں
اور ہمارا دل اور ہماری روح جن چیزوں کی طرف مائل ہے
انہیں حاصل کر لیں اوپر اڑنا یا نیچے ڈوب جانا
چلنا اور صاف راستے پر چلنا
جو برائی ہمارے سامنے آتی ہے ہمیں چاہئے کہ اس کے متعلق فیصلہ کریں
اور پھر اپنے فیصلے کے مطابق کام کریں
یعنی اسے ترک کریں سننا اور دیکھنا صحیح معنوں میں رہنمائی کا باعث ہوتے ہیں
اور انسان کو جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں
یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس بات کا عہد کریں
کہ جو بات بھی بری ہے اور غلط ہے اس پر ہم ہرگز عمل در آمد نہیں کریں گے۔

تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

نسیم سیفی-

محترمہ عائشہ بمبالہ

نصف صدی تک احمدیہ جماعت نائیجیریا کی بے لوث خدمت کرنے والی خاتون عائشہ بمبالہ کی وفات کی خبر برطانیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبار احمدیہ میں جنازوں کی فہرست سے ملی۔

میں ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا گیا تو خود لجنہ کے اجلاس کرواتا تھا۔ لیگوس میں اس وقت لجنہ کے اجلاسوں میں حاضر ہونے والی بہنوں کی تعداد تو کم تھی لیکن باقاعدگی سے لجنہ کے اجلاسوں میں حاضر ہونے والی خواتین نے اس وقت سے لے کر ایک لمبے عرصہ تک خدمت دین کے جذبہ کو اپنائے رکھا۔ ان میں سے ایک اور دوسری خواتین سے بہت نمایاں۔ عائشہ بمبالہ تھیں۔ ان دنوں ہم انہیں عائشہ اجیڈے کہتے تھے۔ بمبالہ ان کے خاوند کا نام تھا لیکن چونکہ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی اور خاوند کے پاس ایک اور بیوی بھی تھی۔ اس لئے انہوں نے انہیں اجازت دے رکھی تھی کہ دینی مصروفیات کے لئے جتنا وقت چاہیں بیت الاحمدیہ کے قریب اپنے میکے والوں کے ساتھ رہ سکتی ہیں۔ چنانچہ بیت الاحمدیہ میں ان دنوں چند ایک حاضر ہونے والی خواتین میں سے یہ سب سے نمایاں تھیں۔ جس گھر میں رہتی تھیں اس کے بعض دیگر افراد بھی خدمت دین میں نمایاں تھے۔ سب سے نمایاں ان کے رشتے کے بھائی مسٹر آئی۔ ڈی۔ اولو کوڈانا تھے۔ جو لیگوس کی بیت الاحمدیہ کے امام بھی تھے۔ اور جن کی شخصیت پروانہ تھی۔ جب بھی کوئی مہمان بیت الاحمدیہ میں رات بسر کرتا یا چند روز کے لئے وہاں قیام کرتا۔ تو اس کی دیکھ بھال یہی امام آئی۔ڈی۔ اولو کوڈانا کیا کرتے تھے بلکہ بعض اوقات بڑی حیرت ہوتی کہ مہمان نے وہاں ایک دو روز قیام کرنے کے بعد جو اچھا خاصا چوغہ پہنا ہوتا وہ امام آئی۔ ڈی۔ اولو کوڈانا کی طرف سے انہیں ناواقفیت کے باوجود ملا ہوتا تھا۔ اس گھر کی روایت خدمت دین تھی۔ مسٹر آئی۔ ڈی اولو کوڈانا کی بیگم زینت اور عائشہ بمبالہ یہ دونوں جماعت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش ہوتی تھیں۔

جب میری فیملی نائیجیریا میں پہنچی تو اس کے بعد عائشہ بمبالہ ہمارے گھر کی مشیر بھی تھیں اور لجنہ کے کاموں میں سب سے آگے بھی۔ ہر سال بابرکت ایام میں پورا مہینہ درس مشن ہاؤس میں ہوتا۔ انہوں نے کبھی ناغہ نہیں کیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ جب دعوت الی اللہ کے پروگرام بناتیں تو یہ اپنے گروہ کی سربراہ ہوتیں۔ سارا دن قریب کے گاؤں میں دعوت الی اللہ کے بعد واپس مشن ہاؤس آکر رپورٹ پیش کرتیں۔ کہ اتنے پمفلٹ تقسیم کئے ہیں اور تقریباً اتنی خواتین سے گفتگو ہوئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور میرے وقت میں یہ جلسہ ۱۹۴۹ء میں شروع ہوا تھا جب سے اس کی گنتی بھی شروع ہوتی ہے۔ یہ تمام مہمانوں کی مہمان داری کے سلسلے میں پیش پیش رہتیں۔ میری اہلیہ کے مشورے کے ساتھ تمام مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کا انتظام بھی کرتیں اور کھانے کی تقسیم کا بھی۔ اور یہ انتظام ایسا تسلی بخش ہوتا تھا۔ کہ میں نے بیس یا کم و بیش سالوں میں کبھی کھانے کی کسی سے شکایت نہیں سنی۔ حالانکہ جب مختلف جگہوں سے مختلف لوگ اکٹھے ہوں۔ تو کوئی نہ کوئی شکایت کا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ان کے حسن انتظام اور جذبہ خدمت کی وجہ سے میں نے کبھی یہ بات نہیں سنی تھی کہ کسی خاتون کو یا کسی مرد کو کھانے کے سلسلے میں کوئی شکایت پیدا ہوئی ہے۔

میں نے کہا ہے کہ میری فیملی کے وہاں جانے کے بعد یہ مشن ہاؤس کی مشیر کے طور پر بھی خدمت سرانجام دیتی تھیں۔ کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح کرنا چاہئے؟ کب کوئی کام کرنا چاہئے کس طرح خواتین کو بلایا جا سکتا ہے؟ کس طرح ان سے خدمت لی جا سکتی ہے؟۔ کس طرح ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کیا جا سکتا ہے؟۔ یہ ساری باتیں جو لجنہ اماء اللہ سے تعلق رکھتی تھیں میری بیوی کے ساتھ مشورہ کرکے طے پاتی تھیں اور پھر ان سب باتوں کو بڑھاوا دینے کے لئے سب سے پیش پیش عائشہ بمبالہ ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نائیجیریا میں دو بیٹے عطا کئے۔ عائشہ بمبالہ نے ان دونوں بچوں کو ماں کا پیار دیا۔ جب ہم واپس آگئے تو تقریباً آٹھ دس سال تک ہر سال کسی نہ کسی موقعہ پر یہ ان دونوں بچوں کو تحفہ کے طور پر کبھی رومال۔ غبارے۔ چھوٹے چھوٹے تولیے اور کھلونے بھیجتی رہیں۔

ایک دفعہ انہیں مکہ اور مدینہ جانے کا موقعہ ملا تو وہاں کے ایک بڑے اخبار ویسٹ افریقن پائلٹ نے ان کی تصویر کے ساتھ (وہاں خواتین پردہ تو نہیں کرتیں)۔ ان کا انٹرویو شائع کیا اور وہاں سے واپسی پر یہ کئی خواتین کے لئے کچھ تحفے بھی لے آئیں۔

دو دفعہ انہیں ربوہ جلسہ سالانہ پر آنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ جب جلسہ سالانہ پر بیرونی ممالک سے انگریزی بولنے اور سمجھنے والی خواتین آیا کرتی تھیں تو بعض اوقات حضرت چھوٹی آپا صاحبہ میری اہلیہ کو بلا لیتی تھیں کہ آپ ان کے ساتھ کچھ وقت گذاریں۔ تاکہ یہ انگریزی زبان میں بات کرسکیں اور یہاں کے متعلق انہیں ضروری باتوں کا علم ہوسکے۔ یہ بھی دو دفعہ تشریف لائیں۔ اور باوجود اس کے جماعت کی مہمان تھیں۔ ہمارے ساتھ بھی انہوں نے کچھ وقت گذارا اور پرانی پیاری یادوں کو تازہ کیا۔

میں نے کہا ہے کہ ہم شروع میں انہیں عائشہ اجیڈے کہتے تھے۔ لیکن جب یہ مکہ مدینہ سے واپس آئیں تو ان کے خاوند نے یہ مناسب سمجھا کہ وہ انہیں اپنے ہی پاس رکھیں۔ یعنی بجائے اس کے زیادہ وقت اب یہ میکے کے لوگوں کے ساتھ رہیں یہ خاوند کے ساتھ رہیں۔ چنانچہ ہم بھی ان کے خاوند کے گھر پر ملاقات کے لئے گئے اور اس وقت سے انہوں نے باقاعدہ طور پر بمبالہ کہلانا شروع کر دیا۔

خاوند بھی نیک دل اور دین دار تھا۔ اگرچہ وہ باقاعدہ احمدیہ جماعت میں شامل تو نہیں تھا لیکن ان کی راہ میں کبھی روک نہ بنا۔ ان کے ہاں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ان کی دل جوئی کی خاطر انہیں خرچ بھی زیادہ دیتا تھا اور عزت بھی زیادہ کرتا تھا۔ چنانچہ جماعت کے چندوں میں یہ بڑی باقاعدہ تھیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان خواتین میں سے تھیں جو دوسری خواتین کو تلقین کرتی ہیں کہ جماعت کی ضروریات کے پیش نظر باقاعدگی کے ساتھ چندے دیتے رہنا چاہئے۔ اور انہیں اس بات کا بھی خاص طور پر پاس تھا کہ ایک چندہ تو ایسا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرض قرار دیا ہوا ہے۔ وہ تو بہر حال دینا ہی چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی جماعت کے افراد کو کئی چندے دینے ہوتے ہیں۔ یہ اکثر چندوں میں حصہ لیتی تھیں اور نہایت خلوص کے ساتھ رقم پیش کرتی تھیں۔ متحمل مزاج اور بردبار۔ اور معاملہ فہم۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ ان کی آواز اونچی ہو۔ مشورہ بھی دیتی تھیں تو نہایت دھیمے پن سے۔ حوصلہ مند اتنی تھیں کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے انہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا۔ کہ کسی وقت بھی خرچ کی کمی ہو سکتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مشن ہاؤس میں یہ میری اہلیہ سے خرچ ہی کے متعلق باتیں کر رہی تھیں۔ میں اس وقت دوسرے کمرے میں بیٹھا تھا۔ میں نے وہاں سے انہیں مخاطب کرکے کہا کہ بات تو جو آپ کہہ رہی ہیں ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں اپنے پاؤں اتنے ہی پھیلانے چاہئیں جتنی کہ ہماری چادر ہے۔ یہ فوراً بولیں امیر صاحب! بس آپ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے مجھے چپ کرا دیا۔

اسی سے ان کی حوصلہ مندی اور ان کا توکل علی اللہ ظاہر ہوتا تھا۔ اگرچہ انہوں نے میری بات کو ایک رنگ میں پلٹا دیا تھا لیکن مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی اور میرے دل میں ان کی عزت پہلے سے بہت زیادہ ہوگئی۔

یہ تھیں عائشہ اجیڈے یا عائشہ بمبالہ جو گذشتہ دنوں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پس ماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

اخبار احمدیہ میں ان کا نام عائشہ بنگالہ چھپ گیا ہے حالانکہ یہ دراصل عائشہ بمبالہ ہے۔

پانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں

پانی چاہے کنویں یا جدید پلانٹ سے نتھارا ہوا حاصل کیا جائے اس میں پھر بھی جراثیم (بیکٹیریا) فاسد مادے' دھاتی و معدنی ذرات اور جملہ آلودگیاں پائے جانے کا خدشہ رہتا ہے اس کے کئی اسباب ہیں جن میں انتقال زمین 'نو آبادیاں' قدرتی آفات 'پائپوں کا گل سڑ جانا اور زرعی کرم کش ادویہ وغیرہ قابل ذکر ہیں یہ تمام عوامل جو پانی کو آلودہ کرتے ہیں عام آدمی کے قابو سے باہر ہیں۔

پانی کا معیار روئے زمین پر تازہ پانی کی جتنی مقدار موجود ہے وہ ناکافی ہے لیکن ہمارے معاشرے مسلسل اس ناکافی پانی کو بھی آلودہ کر رہے ہیں اس لئے ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ پینے کا پانی صحت بخش یا قابل بھروسہ ہے۔ مکمل طور پر خالص قدرتی پانی شاذو نادر ہی پایا جاتا ہے۔

پانی مثالی پینے کا پانی صحت بخش ہونا چاہئے۔ طبعی طور پر دلکش اور تمام ضرر رساں جراثیموں سے پاک ہونا چاہئے اور اس میں گوناگوں کیمیائی ایسے عناصر موجود ہونا چاہئیں جو استعمال کرنے والے کی صحت کی بہتری کے ضامن ہوں۔

معیار عالمی ادارہ صحت نے لوگوں کے پینے کے لئے دو معیار وضع کئے ہیں جس میں ایک کو ضروری کم سے کم معیار قرار دیا گیا ہے اور دوسرا پیمانہ پسندیدہ معیار ہے تاہم دنیا بھر میں جو پانی سپلائی کیا جاتا ہے وہ ان معیارات پر پورا اترنے میں ناکام رہا ہے۔

وسائل وذرائع تازہ پانی دریاؤں' جھیلوں اور سمندروں کی بھاپ سے بنتا ہے اور بارشوں یا برف کے پگھلنے کے بعد بہتا ہے اس میں سے کچھ زمین پر گرتا ہوا انہیں دریاؤں' جھیلوں اور سمندروں کی طرف مراجعت کرتا ہے اس نظام فطرت کو ہائیڈرولوجیکل سائیکل کہتے ہیں۔ کچھ پانی زمین سے رستا ہے' کچھ زیر زمین تہوں اور ذخائر میں محفوظ رہتا ہے۔ چاہے ہم تازہ پانی دریاؤں یا جھیلوں (سطح زمین پر پانی) یا زیر زمین ذخائر سے حاصل کریں' شفاف بارشیں اور برف پگھلتی ہوئی پانی کی صورت زمین کے بیچوں بیچ یا سطح زمین پر سے گزرے وہ جملہ مادے اپنے ساتھ اٹھا لیتا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوط انتخاب کی ضرورت

مسٹر محمود علی چیئرمین نیشنل کونسل فار سوشل ویلفیئر نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو ایک خط میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پاکستان میں جداگانہ انتخابات کی بجائے مخلوط انتخاب ہونے چاہئیں ان کا کہنا ہے کہ اگر مخلوط انتخابات ہوں تو اقلیتیں مثلاً عیسائی' ہندو' بدھ دور دوسرے لوگ جنہیں اقلیت کہا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو قومی دھارے میں لاسکیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ۱۹۵۶ء کی کنسٹی ٹیوشن میں ملک کے دونوں حصوں یعنی اس وقت کے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کو مخلوط اور جداگانہ انتخابات میں سے کسی طریق کار کے انتخاب کی اجازت دی گئی تھی۔ مشرقی پاکستان کی اسمبلی نے مخلوط انتخابات کے سلسلے میں فیصلہ کیا اور اس طرح مسلمانوں کو کسی بھی نقصان سے بچا لیا۔ مغربی پاکستان میں تو اقلیتیوں کی تعداد خاصی کم ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر مخلوط انتخابات کروائے جائیں تو اس سے نظریہ پاکستان پر زد پڑے گی۔ مسٹر محمود علی کہتے ہیں کہ یہ محض ان لوگوں کی نظریہ پاکستان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ ہندوستان میں جداگانہ انتخابات اس لئے کروائے گئے تھے کہ ہندو کی بہت بڑی تعداد ہونے کی وجہ سے مسلمان اپنا تشخص ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ اگر علامہ اقبال نے ایک الگ خطہ زمین مسلمانوں کے لئے مانگا تھا جہاں مسلمان اکثریت میں ہوں تو ان کے مد نظر یہ بات تھی کہ مسلمان اپنے طریق زندگی کے مطابق اپنی اقتصادیات وغیرہ کو ڈھال لیں گے۔ انہوں نے اقبال کا حوالہ بھی دیا ہے اور قائداعظم محمد علی جناح کا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پاکستان بننے کے بعد پہلی دستوری اسمبلی سے قائداعظم نے جو خطاب کیا تھا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ اب تم لوگ آزاد ہو۔ تم اپنے مندروں میں جاسکتے ہو۔ تم اپنی مسجدوں میں جاسکتے ہو۔ یا تم اپنی دوسری کسی عبادت گاہ میں جاسکتے ہو۔ تمہارا مذہب کچھ بھی ہو۔ تمہاری ذات اور تمہارا مسلک کچھ بھی ہو۔ ریاست کا اس سے کچھ تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول کے ماتحت آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب پاکستان کے شہری ہیں۔ اور ایک ریاست کے سب برابر شہری ہیں۔ مسٹر محمود علی کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظریہ پاکستان اس بات کا ہرگز تقاضہ نہیں کرتا کہ غیر مسلموں کو اپنے وجود سے الگ کر دیا جائے بلکہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ ہم سب کو مل جل کر آگے بڑھنا چاہئے۔ انہوں نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے کہا ہے کہ اگر آپ یہ تبدیلی لا سکیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ ایک صحیح راستے پر چل پڑیں گی۔ یہ اقدام صحیح اقدام ہوگا۔ اور اس سے ہماری اقتصادی اور سیاسی بنیاد بھی مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے گی۔

الجیریا میں خانہ جنگی

الجیریا کے آزاد اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے کہ الجیریا کی سیکورٹی فورسز نے دو حملوں میں تقریباً ۶۵ عسکریت پسند لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اگرچہ حکومت نے اس بات کی تائید نہیں کی لیکن بہرحال یہ ت سبھی جانتے ہیں کہ عسکریت پسند مسلمانوں اور حکومت کے درمیان بڑی شدومد کے ساتھ جنگ جاری ہے۔ یہ جنگ مختلف صورتوں میں لڑی جا رہی ہے۔ کبھی حکومت عسکریت پسندوں پر حملہ کر دیتی ہے کبھی عسکریت پسند حکومت کے افراد کو ہلاک کرنے پر تل جاتے ہیں۔ اس دفعہ بھی حکومت نے ۲۶ افراد کو ہلاک کرنے کی تصدیق کر دی ہے۔ لیکن اخباری نمائندوں نے کہا ہے کہ پہاڑی علاقوں میں ۵۰ سے زیادہ افراد مارے گئے ہیں۔ ان میں بعض افراد مسلح بھی تھے۔ حکومت مسلح افراد کو چن چن کر مار رہی ہے اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ جتنے مسلح افراد مارے جاتے ہیں۔ ان سے زیادہ مزید میدان میں آجاتے ہیں۔ تشدد کی کارروائیوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک سال میں تیس ہزار افراد مارے گئے اور یہ تشدد اس وقت سے شروع ہے جب حکومت نے انتخابات منسوخ کر دئے تھے۔ ان انتخابات میں جو جنوری ۱۹۹۲ء میں منعقد کئے گئے تھے۔ اسلام پرست لوگ آگے آ رہے تھے۔ اس پارٹی کا نام اسلامک سالویشن فرنٹ ہے اور اب اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ عسکریت پسند لوگ بعض ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کرتے ہیں جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت سے وفاداری کا اظہار کر رہے ہیں اور عسکریت پسندوں کی خبریں انہیں پہنچا رہے ہیں۔ صحافیوں میں سے ایک خاتون ملکہ صبور جو جعفریہ میں رہتی تھیں اسے انہوں نے قتل کر دیا۔ اس خاتون کی عمر ۲۲ سال تھی اور الجیریا کی سب سے بڑی سب سے زیادہ سرکولیشن والے ہفتہ وار کی وہ کارکن تھیں۔ یہ نہیں پتہ چلا کہ اسے کس طرح ہلاک کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی ایک خاتون جرنلسٹ کو ہلاک کیا گیا تھا۔

شب قدر کا سانحہ

انگریزی اخبار ڈان کے ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ایم۔ ایم۔ عثمانی (کراچی) خطوط کے کالم میں شب قدر کے واقعہ سے متعلق لکھتے ہیں۔

ایک احمدی (وکیل) کی ہلاکت کی خبر پڑھ کر حیرت زدہ ہو گیا۔ اس ہلاک ہونے والے احمدی پر پتھراؤ کی جو تفصیل شائع کی گئی ہے اسے پڑھ کر خون کھولتا ہے۔ اس کی آنکھیں نکال دی گئیں جبکہ غالباً ابھی وہ زندہ ہی تھا۔ اور اسے رسی کے ساتھ باندھ کر گھسیٹا گیا۔ آپ کے نمائندے نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس نے دیکھا کہ لوگ اس "بہادری" کے عمل پر ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے۔ اس قسم کا غیر انسانی سلوک درندوں سے بھی متوقع نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجمع میں سے ہر شخص اپنے آپ کو ایک اچھا انسان۔ ایک اچھا پاکستانی اور ایک سچا مسلمان سمجھتا ہوگا۔ یہ ساری خطا ہجوم کی نہیں ہے۔ ہجوم کی اس قدر ہے جتنی ان لوگوں کی جو جذبات کو ابھار دیتے ہیں اور ایمان کے از خود دفاع کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔ میں اس بات کو نہایت افسوس ناک کہتا ہوں کہ کسی سیاسی یا مذہبی لیڈر نے یا حکومت کی اتحادی پارٹیوں میں سے کسی نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کوئی بیان نہیں دیا۔ اس سے قبل گوجرانوالہ کے واقعہ میں بھی سیاسی لیڈر خاموش رہے تھے بلکہ اس وقت بھی خاموش رہے جب یہ بات واضح ہو گئی کہ جس شخص کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا تھا وہ کسی طرح بھی مجرم نہیں تھا۔ جب تک ہمارے لیڈر جو عوام الناس کے خیالات کے نمائندہ ہیں صاف طور پر اور باواز بلند برداشت انصاف اور ہمدردانہ انسانی رویہ کے متعلق بات نہیں کرتے اس قسم کے قابل مذمت واقعات ہوتے رہیں گے۔ پھر ہمارے لئے اپنے آپ کو ایک متمدن اور مہذب سوسائٹی کہلانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا۔

مختصرات

گذشتہ منگل کے روز وزیر اعظم کے مالی اور اقتصادی امور کے مشیر وی۔ اے۔ جعفری کی قیادت میں ایک وفد پیرس کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ وفد وہاں ایڈ ٹو پاکستان کنسورشیم کے اجلاس میں شرکت کرے گا اور آئندہ مالی سال کے لئے ۲.۲ ارب امریکی ڈالر کا مطالبہ کرے گا۔ کہتے ہیں کہ اسلام آباد میں پیرس کلب کے ساتھ اجلاس منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں پاکستان کے مطالبے کی حمایت کی گئی تھی۔ پیرس کلب نے ۲۰۔ ۲۱ اپریل کو اپنی میٹنگ منعقد کی اور پاکستان کی ضروریات کے متعلق گفت و شنید ہوئی۔ بتایا گیا ہے کہ اس مطالبے کی منظوری کی بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان نے بہت حد تک افراط زر پر قابو پا لیا ہے۔ بجٹ میں خسارے کو بھی کم کر دیا ہے اور غیر ترقیاتی اخراجات بھی گھٹا دئے ہیں۔

گذشتہ دنوں ایرانی صدر اکبر ہاشمی رفسنجانی نے بھارت کا دورہ کیا تو ان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تہران اور نئی دہلی کے درمیان قریبی تعلقات مزید مضبوط ہونے چاہئیں تاکہ اس علاقے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ رفسنجانی نے سوموار کے روز بھارت کا سہ روزہ دورہ شروع کیا تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم پی۔ وی۔ نرسیمار اؤ سے کہا کہ ایران کی یہ خواہش ہے کہ بھارت کے سائنسی اور تیکنیکی تجربے سے فائدہ اٹھائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت اور ایران کو آپس میں تعاون کرنا چاہئے۔ اور یہ تعاون قیام اور استحکام کے سلسلے میں ہونا ضروری۔ ہے۔ دونوں کی خواہش ہے کہ اس علاقے میں امن قائم ہو اور استحکام پیدا ہو۔ اس سے قبل ایران نے بھارت چین ایران کا ایک اتحاد قائم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ بھارتی افسروں نے کہا ہے کہ ایران کو افغانستان کی خانہ جنگی کا خدشہ ہے اکبر ہاشمی رفسنجانی کے استقبال کے لئے نرسیمار اؤ خود ہوائی اڈے پر گئے۔ اور قصر صدارت میں ان کی گفتگو ہوئی۔

اگرچہ اقوام متحدہ کا پیش کردہ امن منصوبہ تو افغانستان میں پذیرائی حاصل نہیں کر سکا لیکن ایک اور کوشش کی جارہی ہے کہ افغانی دھڑے آپس میں مل کر گفت و شنید کے ذریعے قیام امن کے لئے کوششیں کریں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں پاکستان میں افغانی سفیر برائے کابل قاضی ہمایوں بھی افغان لیڈروں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ ان لیڈروں میں مسٹر حکمت یار اور پیر سید گیلانی شامل ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قاضی ہمایوں کی یہ ملاقاتیں مشرقی دارالحکومت جلال آباد میں ہوئیں۔ چار پارٹیوں نے جو اتحاد قائم کیا ہوا ہے اور جس کے سربراہ مسٹر حکمت یار ہیں ان سے حاجی قدیر جو ننگر ہار شوریٰ کے سربراہ ہیں مل جانا چاہتے ہیں۔ پاکستانی افسروں نے بھی ان سے گذشتہ ہفتے گفتگو کی۔

سفینہ صدیقی کو رول آف آنر کا اعزاز

یونائیٹڈ نیشنز ماحولیاتی پروگرام (یو این پی۔ پی) نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کی سفینہ صدیقی کو دنیا بھر کے ۵۰۰ رول آف آنر کے لئے چنا گیا ہے۔ انہوں نے ماحولیات کو بہتر بنانے کے لئے جو کام کیا ہے اس کی وجہ سے انہیں یہ اعزاز دیا جا رہا ہے۔ ان کی عمر تقریباً ۶۰ سال ہے جبکہ عام طور پر لوگ کام سے ریٹائر ہو جانے کا سوچتے ہیں۔ لیکن سفینہ صدیقی نے اپنے ماحول میں کراچی میں عورتوں میں یہ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنی زندگیوں کو خود اپنے ہاتھ میں لیں یعنی دوسروں کے ہاتھ میں دینے کی بجائے وہ اپنے لئے سب کام خود کریں۔ سفینہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیقی کے کمروں کی دیواروں پر ایسی تصاویر لگی ہیں جو ان کی کوشش سے پہلے کی ہیں اور پھر بعد کی تاکہ پتہ چل سکے کہ کیا فرق پڑا ہے۔ ان کی کوششوں سے پہلے سڑکیں ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ نالیاں اوپر سے بہہ رہی تھیں۔ پینے والا پانی آلودہ ہو رہا تھا اور گند اٹھانے کا کوئی انتظام نہیں تھا جس کی وجہ سے سڑکوں کے کناروں پر بدبودار ڈھیر پڑے رہتے تھے۔ ۱۹۸۹ء میں سفینہ صدیقی نے کراچی ایڈمنسٹریشن وومنز ویلفیئر سوسائٹی کا آغاز کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک حالت بہت بدل چکی ہے۔ اس سلسلے میں تمام کام سفینہ صدیقہ کی رہنمائی میں عورتوں نے کئے۔

بقیہ صفحہ ۳

سیاست کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر اس کی بات پوری ہو جائے تو یہ اوڈوڈوازم کی سیاسی شکست ہوگی۔

شائد نسیم سیفی کو اس بات کا علم نہیں کہ مسلمان این۔ سی۔ این۔ سی۔ کے ساتھ ہیں اور اسی طرح ڈاکٹر نہمڈی اذ کیوے کے۔ شائد وہ یہ نہیں جانتا کہ نائیجیریا کے کے عیسائیوں کے پچاس سے اسی فی صد رشتہ دار مسلمان ہیں۔ میں اسے یہ بات بتانی چاہتا ہوں۔ اور شائد اس حقیقت سے بھی آگاہ نہیں ہے کہ مسلمان اور عیسائی آپس میں شادیاں کرتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں اس کو تعلیم دینا چاہتا ہوں۔ اور شائد اس نے یہ محسوس نہیں کیا کہ مسلمان علاقائی طور پر نہیں سوچتے۔ میں اسے یہ بات دکھا دینی چاہتا ہوں۔ اور شائد اس کے پاس اتنی بھی کامن سنس۔ نہیں ہے کہ وہ ایک غیر ملک میں اپنی زبان کو بند رکھے۔ ہم اس سلسلے میں اس کی تربیت کریں گے۔

نسیم سیفی ہم لوگ جو نائیجیریا کے باشندے ہیں اتنے بیوقوف نہیں ہیں جتنا کہ تم سمجھتے ہو۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کون کون ہے۔ ہم ابھی فوری طور پر تجھے تنبیہ کرتے ہیں کہ سیاست سے اپنا ہاتھ اٹھالو۔ اور اگر تمہارے سر میں پاکستانزم کا شور سنائی دے رہا ہے اور تم ایک مزید مسلم سٹیٹ بنانی چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ افریقہ میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرے پیارے معمر دوست گھر چلے جاؤ۔ اور جا کر جناح کی پاکستانی ریاست کی مدد کرو۔ کیونکہ اس کی تقدیر کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے۔ اگر تم نے ہماری بات کو سنجیدگی سے بطور نصیحت کے نہ لیا اور تم نے ہماری سیاست میں اشتعال انگیزی پیدا کرنی چاہی تو ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ کہ تم افسوس کا بھی اظہار کر سکو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے حدود میں رکھے اور یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائے کہ تم ایک غیر ملک میں ہو۔

یہاں یہ مضمون ختم ہوتا ہے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا کوئی پاکستان کے خلاف کی گئی باتوں کا اس لئے جواب نہ دے۔ کہ انہیں مقامی سیاست میں دخل اندازی سمجھا جائے گا۔ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ کم از کم نسیم سیفی کے لئے تو یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں تھا۔ میں نے ہر اس بات کا جو پاکستان یا نظریہ پاکستان کے خلاف کہی گئی۔ جواب دیا۔ خطوط کے ذریعہ بھی۔ مضامین کے ذریعہ بھی اور اپنے اخبار میں شائع ہونے والے اداریوں کے ذریعہ بھی۔ میں اسے اپنا بنیادی حق سمجھتا تھا۔ اور ایک ایسا فریضہ جس کا ادا کرنا نہایت لازمی ہے۔ پس ان خطرات کے باوجود ان دھمکیوں کو سنتے ہوئے بھی میں نے کبھی اس بات سے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ پاکستان کے حق میں لکھوں۔ اور پاکستان کا دفاع کروں۔ چنانچہ ایسے تمام مضامین کو میں نے دفاع پاکستان In Defence Of Pakistan کا نام دے کر ایک کتاب شائع کر دی۔ یہاں یہ کہنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ڈاکٹر زک جن کا اس مضمون میں ذکر آیا ہے اور جو بعد میں نائیجیریا کے صدر مملکت بن گئے بہت بڑے صحافی تھے اور ان کے پانچ اخبار باقاعدگی کے ساتھ ملک مختلف علاقوں میں شائع ہوتے تھے۔ اسی لئے انہیں پریس لارڈ بھی کہا جاتا تھا۔ میں نے ڈاکٹر زک کو لکھا کہ پاکستان کے متعلق یہ کہنا کہ یہ ملکوں کی تقسیم کا نظریہ ہے انتہائی طور پر غلط ہے۔ انہوں نے آکسفورڈ ڈکشنری کے ایڈیٹڈا کا حوالہ دیا اور کہا کہ وہاں یہی بات لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ میں نے آکسفورڈ کو خط لکھا اور اس بات کی طرف توجہ دلائی اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا کہ یہ بات ہمارے جذبات کو مجروح کرنے والی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کے بعد آکسفورڈ ڈکشنری والوں نے ان میں سے اس بات کو حذف کر دیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ جمیل احمد صاحب ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں جگر خون نہیں بنا رہا پیٹ میں پانی ہے ہاتھ پاؤں میں سوزش ہو گئی ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ تہمینہ کنول، عمر اڑھائی سال بنت مکرم ادریس احمد صاحب بھمہ ضلع لاہور کا دایاں پاؤں سائیکل میں آجانے سے زخمی ہو گیا ہے۔ اور ہڈی کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ یہ بچی وقف نو میں شامل ہے اس کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح اس کی بڑی بہن ضوفشاں سنبل بھی ڈائریا کی وجہ سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد میں بی ایس سی (آنرز)، ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لئے داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۶-۱۵ مقرر ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے والے احمدی طلبہ راہنمائی کے لئے یونیورسٹی کے ہاسٹل اقبال ہال کے مندرجہ ذیل کمروں کے طلبہ سے رابطہ کریں کمرہ نمبر C-7، نمبر D-2، نمبر L-30-

طلباء کے نام:-

۱- عبدالرشید بھٹی
۲- قاسم اسلام
۳- طاہر احمد مرزا
۴- لقمان تبسم ربانی
۵- علی سید

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۵

ہے یہ مادے شامل ہو کر پانی کے ساتھ رہتے ہیں ان میں سے جو مادے مفید ہوتے ہیں مثلاً کے طور پر چاک پر سے گزرتا ہوا پانی اپنے اندر کیلشیم کو جذب کر لیتا ہے یہ معدنی عنصر انسانی اور حیوانی ہڈیوں کی ساخت کے لئے مفید ہوتا ہے تاہم دوسرے جراثیم (بیکٹیریا) جو مقررہ حیوانات کے گل سڑ جانے کے بعد اور پانی میں شامل ہو جاتے ہیں وہ بیماریوں بلکہ بعض اوقات موت کا باعث بنتے ہیں۔ علاوہ ازیں جدید معاشرہ پانی کے ذرائع و وسائل کو صنعت اور زراعت کے ذریعے کھاد' کرم کش ادویات اور صنعتی فضلے کی صورت آلودہ کرتا ہے یہ عناصر پانی کے جمالیاتی معیار کو متاثر کر سکتے ہیں لیکن اس سے زیادہ سنجیدہ منفی اثرات طویل مدت میں انسانی صحت پر مرتب کر سکتے ہیں۔

آلودگیوں کی فہرست میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اوپر دی گئی فہرست کا مقصد صرف اتنا اشارہ کرنا ہے کہ عصر حاضر کے پانی میں کیا کچھ پایا جاتا ہے مذکورہ آلودگیوں کے لئے ایک طویل تفصیلات کا دفتر چاہئے تاکہ آلودہ پانی کے استعمال کرنے والوں کی صحت پر جو مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کی تشریح کی جائے۔ تاہم یہ کہنا حقیقت پر مبنی ہے کہ مثالی حالات میں ان میں سے کوئی عنصر بھی پینے کے پانی میں نہیں پایا جانا چاہئے۔

آلودگیوں کا علاج ان کو مکمل بڑے پیمانے پر ختم کرنا یا کسی واحد گھریلو پانی کو فلٹر (نتھارنا) کرنا آسان کام نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ان میں خطرناک ترین عناصر کو کم کر کے پانی کو عالمی معیار کی تسلیم شدہ سطح تک لایا جائے۔ "فیکٹر واٹر فلٹر" اس طرح بنائے گئے ہیں جو کارآمد اور کم لاگت ہیں اور یہ کہ مربوط گھریلو نظام میں پانی کو صحت بخش معیار تک لانے میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ فیکٹر پروڈکٹس کا مسلسل پھیلاؤ اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ یہ خصوصی بہتے پانی کے مسائل کے پر خلوص جوابات فراہم کرتا ہے۔

پردے کے ذریعے نتھارنا پینے کے پانی کو نتھارنے کے لئے بہت سادہ مگر کم لاگت کا یہ طریقہ کار عالمی ادارہ صحت کے صحت بخش ہونے کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ اس طریقہ کار کی استعداد کار پیتھوجینک بیکٹیریا، لیجنلز اور نقصان دہ کیمیکلز کے خلاف عالمی سطح پر تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ کسی بھی فلٹر کا دل اور مرکزہ نتھارنے کا پردہ ہوتا ہے یہ پردے نفیس جال سے بنے ہوتے ہیں تاکہ مندرجہ ذیل ضروریات کو پورا کر سکیں۔

(۱) سختی سے کنٹرولڈ مسام دار سائز تاکہ زیادہ سے زیادہ عمدہ فلٹریشن ہو سکے۔

(۲) زیادہ سے زیادہ بہاؤ کے لئے اعلیٰ مسام دار معیار۔

(۳) شفاف اوپری سطح تاکہ زیادہ عرصہ چل سکے۔

بہترین کارکردگی کے لئے مذکورہ شرائط ضروری ہیں تاکہ پودے کی زندگی کی طوالت بڑھ سکے وہ پانی جو بہت زیادہ آلودہ ہوتا ہے اس کے لئے لازمی ہے کہ پہلے کیمیائی عمل سے اسے گزارا جائے کیونکہ بھاری مقدار میں آلودہ پانی نہایت عمدہ مسام دار ساخت ساز پردے کے مساموں کو بند کر دے گا اور بار بار پردے کو صاف کرنے سے اس کی زندگی کم ہو جاتی ہے یا پھر کام کرنے کے دباؤ کو بڑھانا ہوگا یعنی نتھارنے کے پردے کو اس طور سے صاف کرنا کہ اسے نقصان نہ پہنچے اور نہ ہی اس کی کارکردگی متاثر ہو۔

یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ پردے کی اوپری سطح میں کئی ضرر رساں جراثیم اٹک سکتے ہیں اس لئے شعوری طور پر حفظان صحت کی احتیاطی تدابیر کو ہینڈل کرتے وقت ملحوظ رکھنا چاہئے۔

نوٹ۔ پانی کے متعلق آپ کوئی چانس نہ لیں اگر آپ کو گمان ہے کہ اس میں کوئی عنصر پانی کو آلودہ کر رہا ہے تو تجزیئے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے ضروری ہدایت کے لئے رجوع کریں۔

پندرہ روزہ "اپنا گھر" کراچی
یکم مئی تا ۳۱ مئی ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- مئی-1995ء
گرمی کی شدت دوبارہ شروع ہو گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی طرف عدالتی اختیارات کو چیلنج کرنے کی درخواستیں لاہور ہائی کورٹ نے مسترد کر دیں ان درخواستوں میں کہا گیا تھا کہ فاضل عدالت کو صرف وزیر اعلیٰ کے خلاف کیسوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ نواز شریف چونکہ وزیر اعظم رہ چکے ہیں اس لئے فاضل عدالت کو ان کے خلاف کیس کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں۔ عدالت نے یہ درخواستیں مسترد کر دیں اور لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تنویر احمد خان پر مشتمل خصوصی عدالت نے قائد حزب اختلاف مسٹر محمد نواز شریف کو پلاٹوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ میں فرد جرم عائد کرنے کے لئے ۱۱ جون کو عدالت میں طلب کر لیا۔

○ لاہور میں عاطف چوہدری کے قتل کے چوتھے روز بھی دہشت گردی ہوئی۔ لاہور پولیس پر حملہ کیا گیا اور ایک تھانیدار سلیم یوسف خان کو ہلاک کر دیا گیا۔ مقتول تھانہ راوی روڈ میں تعینات تھے اور رات کو یونیفارم میں اپنے گھر واقع وحدت کالونی آ رہے تھے کہ نقشہ سٹاپ پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر گولیاں برسا دیں۔

○ ایس ایس پی لاہور نے کہا ہے کہ پولیس والوں پر حملے پولیس مقابلوں کا رد عمل نہیں ہیں۔ اس بات کی بھی تصدیق نہیں ہو سکی کہ ان حملوں میں کسی طلبہ تنظیم کا ہاتھ ہے۔

○ ایم کیو ایم کے روپوش رہنما مسٹر عمران فاروق نے کسی نامعلوم مقام سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر ہمارا مقابلہ خود کریں۔ ۱۹۹۵ء میں ان کو الیکشن کا موقع فراہم کر دیں گے۔ وزیر اعظم ہمیں چوہا سمجھتی رہیں مگر ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں روپوش ہونے کے باوجود ان کو عبرتناک شکست سے دوچار کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مخدوم امین فہیم کے ذریعے حکومت سے مفاہمت کی کوشش وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے ناکام بنائی۔ مفاہمت کا کوئی امکان نہیں انہوں نے کہا کہ الطاف کی واپسی جلد ہو گی انہوں نے کہا کہ پنجاب گواہ رہے ہمیں زبردستی غدار کہا جا رہا ہے معاملات ہمارے ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔ نوجوان بے قابو ہو رہے ہیں۔ اب ہم اقوام متحدہ سے مدد نہ مانگیں تو پھر کس سے مدد طلب کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے رینجرز پر حملوں کی ہدایات جاری نہیں کیں۔ آتشزدگی کے واقعات میں سرکاری ایجنسیاں ملوث ہیں۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے وزیر اعظم کی قصور میں تقریر کے حوالے سے سرکاری ترجمان کی وضاحت کو عذر گناہ بدتر از گناہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کراچی میں الیکشن کروا کے دیکھ لے کہ عوام کس کے ساتھ ہیں۔ وزیر اعظم دو ماہ قبل خود کہہ چکی ہیں کہ بلدیاتی الیکشن ہوئے تو ایم کیو ایم برسراقتدار آ جائے گی۔

○ کراچی میں سنگین وارداتوں میں ملوث ۵ دہشت گردوں سمیت ۲۱۔ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ بھاری تعداد میں اسلحہ ۶ کاریں دو موٹر سائیکل اور دیگر قیمتی سامان بھی برآمد کر لیا گیا۔

○ کراچی میں کورنگی کے علاقہ میں پیپلز پارٹی کے دفتر کو توڑ پھوڑ کے بعد نذر آتش کر دیا گیا۔

○ لاہور پولیس نے نامعلوم حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ پولیس کو ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ پولیس والے رات کو مسلح گشت کر رہے ہیں۔

○ عاطف گروپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس گروپ کے کئی افراد انتقام لینے کے لئے لاہور پہنچ گئے ہیں۔

○ امریکی کانگرس نے ایک ترمیمی بل کی منظوری دی ہے جس کے نتیجے میں بھارت کے لئے امریکی امداد بند ہو جائے گی۔ کانگرس کے رکن ڈین برٹن نے بتایا ہے کہ بھارت انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے یہاں پر ۴۳ ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر پنجاب اور ناگالینڈ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں۔

○ لائن آف کنٹرول پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں جھڑپوں سے بھارتی فوج کے ۲۴ مورچے تباہ ہو گئے۔ اٹھ مقام، نکیال، بور، کیرن، سیماری، اور نوات سیکٹر میں بھارتی اور پاکستانی فوج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ جاری ہے۔ بھارتی فوج کی نقل و حرکت میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ہمارے خاندان کا حکومت سے کوئی رابطہ نہیں ہم پورے ملک میں تبدیلی لانے والے ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ اپوزیشن اب نئے الیکشن کے سوا کوئی دوسری بات ہرگز تسلیم نہیں کرے گی۔ نواز شریف کے خلاف مقدمات سے حکومت کو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ایک جانب حکومت مذاکرات کی دعوت دیتی ہے دوسری طرف وزراء سے دھمکیاں دلوائی جاتی ہیں۔

○ اپوزیشن نے حکومت کے خلاف سیاسی رابطوں کو وسعت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعظم کے خلاف اقوام متحدہ میں مقدمہ پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ ۱۸۰ ممالک کے سربراہوں، عالمی عدالت انصاف اور انٹرنیشنل کرائم ٹریبونل سے بھی شکایت کی جائے گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر نواز شریف کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران مسلم لیگ (ن) کے کارکنوں نے حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ خواتین نے جھولیاں اٹھا کر وزیر اعظم اور عدالت عالیہ کے ججوں کو بددعائیں دیں۔ مظاہرین نے ترازو اٹھا رکھے تھے جن میں ایک پلڑے میں لوٹے اور کرنسی نوٹ رکھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر پولیس نے توقع کے برعکس کسی کو کچھ نہیں کہا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ شادی عمران خان کا خالصتاً نجی معاملہ ہے۔ تاہم میں یہ ضرور کہوں گا کہ عمران کی طرح میں کسی غیر ملکی لڑکی سے شادی کر لیتا تو اسرائیل کا ایجنٹ ٹھہرایا جاتا۔

○ بھارت کے جنوبی صوبہ تامل ناڈو کے شہر سالم کے قریب گاڑیوں کے خوفناک تصادم میں ۵۰۔ افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہو گئے ہیں۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ضرورت برائے اسسٹنٹ فارم منیجر
نواز آباد فارم نزد میرپور خاص سندھ میں ایک HORTICULTURE BSc گریجویٹ کی ضرورت ہے جس کا تجربہ کم از کم دس سال ہو۔
انٹرویو کراچی یا لاہور میں ہو سکتا ہے
خواہشمند افراد مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں
مجید احمد طاہر
شاہ نواز لمیٹڈ۔ شاہ نواز بلڈنگ
۱۹۔ ویسٹ وہارف۔ کراچی
فون: 231393-38
200670

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
☆ بواسیر خونی وبادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	55/-	PILES COURSE
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	20/-	ANUS ITCH CURE
☆ پرانی قبض، پاخانہ سخت اور دقت سے آئے	20/-	CONSTIPATION CURE
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	20/-	FISSURE CURE
☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	20/-	FISTULA CURE
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	20/-	HEMORRHAGE CURE
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	20/-	HEMORRHOIDS CURE
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	20/-	PROLAPSUS CURE
☆ مقعد کی درد، جلن، سوزش، خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	8/-	PILES OINTMENT

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے ۔/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

الفردوس کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ربوہ
ہمیشہ کی طرح آپکی خدمت میں پیش کرتے ہیں
• برقعے کیلئے کالی جارجٹ
• شادی بیاہ کیلئے کڑھائی والے دوپٹے اور سوٹ۔ ماربل پرنٹ اور سادہ سوٹ بہترین پیس کاٹن سوٹ گلے کی کڑھائی والے۔ چائنا گرپ سوٹ۔ کرنکل کاٹن اور لان کے بالکل نئے پرنٹ پر سیل جاری ہے۔

پتہ